بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد	۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش	۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ ھ	۲۱ ماہ مئی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیٹ درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال دو روز کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب نیر جو اپنی اہلیہ صاحبہ کی علالت کے سلسلہ میں امرتسر ہی مقیم تھے اب مع اہلیہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مرسلہ الفضل قادیان — ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

قادیان میں مجلس ارشاد کے ماتحت علمی تقریروں کا ایک دلچسپ سلسلہ

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہم لوگوں کو جو احمدی کہلاتے ہیں کبھی کبھی مخلّی بالطبع ہو کر سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم کن معنوں میں احمدی ہیں۔ اس سوچ بچار کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جو مفہوم بھی لفظ احمدی کا قرار پائیگا ہم کوشش کریں گے۔ کہ وُہ مفہوم پوری طرح ہم میں پایا جائے۔ میں نے بھی اس لفظ پر غور کیا ہے۔ اور بارہا کیا ہے۔ کیونکہ میں بھی مونہہ سے تو یقیناً اور دل سے بھی بحمد اللہ اپنے آپ کو احمدی کہتا۔ اور سمجھتا ہُوں۔ میں نے جب کبھی غور کیا ہے۔ کہ میں کن معنوں میں احمدی ہوں۔ تو میں نے یہی سمجھا ہے۔ کہ احمدی سے مراد وُہ شخص ہے۔ جو احمد کا متبع ہو۔ اس کا وارث ہو۔ اس کا جانشین ہو۔ اور اس کے نقش قدم پر ایسا چلنے والا ہو۔ کہ اسے دیکھ کر ہر شخص پکار اُٹھے۔ کہ یہ شخص احمد کا حقیقی بیٹا اس کا وارث بلکہ ہُو بہو احمد ہی ہے۔ اور احمد اس زمانہ کے امام ہمام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود کا نام ہے۔ پس احمدی کے معنے ہیں۔ احمد کا سچا وارث۔ ان معنوں کو جب میں بازار میں چلتے چلتے سوچتا ہُوں۔ تو یکدم میرے حرکات میں نہایت انضباط اور سکون اور وقار آ جاتا ہے۔ کیونکہ جب میں احمدی یعنی احمد ثانی ہوں۔ تو ایسا نہ ہو۔ کہ میری حرکات واہیہ اور میرے سکنات ناشائستہ کو دیکھ کر دُشمن کہدے کہ یہ احمدی ایسا ہے۔ تو یقیناً احمد بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور پھر وُہ میری وجہ سے احمد کے دروازے سے برگشتہ ہو کر ہمیشہ کی تباہی میں جا گرے پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ نہیں۔ تو کبھی کبھی ضرور یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم احمدی ان معنوں میں ہیں کہ ہم احمد کے سچے جانشین اور اس کے حقیقی وارث۔ بلکہ ہم احمد ثانی ہیں۔ اس لئے ہم کو اپنے علم اپنے عمل اپنے اعتقاد اپنے رویہ۔ اپنے چال چلن۔ اپنے طور و طریق سے بالکل احمد بن کر رہنا چاہیئے۔ اور ہمارے ہر حرکت و سکون سے احمد کی شان نظر آنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ احمد میں کونسی خوبیاں تھیں۔ جو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ اس وقت میں وُہ خوبیاں جو میرے اس مورث میں تھیں ان میں سے صرف ایک بیان کروں گا۔ اور وُہ یہ کہ احمد علوم کا ایک دریا تھا جس میں سے ہر علم کی ایک ایک نہر بہتی تھی۔ کبھی وُہ اسلام کی خوبیاں بیان کرتا۔ اس کے تمدن کی دوسرے تمام تمدنوں پر فوقیت ثابت کرتا اس کا رسوم کی تمام رسُوم پر برتری واضح کرتا۔ اور کبھی وُہ یاجوج و ماجوج کے کہید و مکر کو اپنی قلم کی ایک جنبش سے یکسر مٹا دیتا کبھی وہ آریہ سماج کے غلط اعتراضات کی تردید کرتا تو کبھی سناتن دھرم کے غلط عقائد کے تار و پود بکھیر دیتا۔ پھر کبھی وہ مسلمانوں کے اندرونی فرقوں کی اصلاح کرتا۔ اور کبھی اسلام کے بیرونی مخالفوں کے اعتراضو کے جواب دیتا۔ پھر کبھی وُہ تزکیہ نفوس کے لئے روحانی تقریریں کرتا۔ اور کبھی دل کو درست کر دینے والی تحریروں سے سالوں کے بگڑے ہوؤں کو ایک آن میں جوڑ سے قطب بنا دیتا غرض میرا مورث قلم کے رو سے سلطان القلم اور حسن بیان کے لحاظ سے وارث افصح العرب والعجم تھا۔ وُہ ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھتا۔ مغرب کے بعد عشاء تک علمی دربار لگاتا اور پھر سیر کے وقت علمی دریا بہاتا اس کے ملفوظات پڑھو۔ جو یقیناً ہزاروں ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا۔ کہ میرا مورث کیسا علم دوست اور علم پرور بلکہ ہمہ تن علم تھا۔ تبھی تو اس کے خدا نے فرمایا۔ تَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ یعنی بڑے بابرکت صرف دو وجود ہیں۔ ایک وہ جو علم پڑھانے والا ہے۔ یعنی محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرا اس سے علوم سیکھنے والا یعنی احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پس ہم احمدیوں کو اپنے مورث کی طرح تقریر کے ذریعہ تحریر کے ذریعہ گفتگو کے ذریعہ خطوط کے ذریعہ ہر وقت علمی باتوں علمی نکتوں اور علمی تذکروں میں وقت گزارنا چاہیئے۔ تا کہ اسلام پھیلے۔ احمدیت ترقی کرے۔ اسلام کے علوم لوگوں تک پہونچیں احمدیت کے معارف سے لوگ سیراب ہوں۔ خدا کی قسم مجھے اس امر کی تڑپ ہے۔ کہ ہم احمدی حقیقتاً احمد علیہ السلام کے وارث بن جائیں اور ہم احمد علیہ السلام کی طرح اسلام کی خوبیاں قرآن کے معارف۔ غیر مذاہب کی تردید ان کے اعتراضات کا دفعیہ۔ غرض ہر وقت علم پروری کے کام میں لگے رہیں۔ اسی لئے میں نے مجلس ارشاد کے ذریعہ جہاں تک خدا نے مجھے توفیق دی ہے۔ اس کام کے سر انجام دینے کی کوشش کی ہے اور اسی غرض سے آئندہ علمی تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کرنے کا پروگرام تجویز کر کے دوستوں کے سامنے وقتاً فوقتاً اس کا اعلان کرنے کا عزم صمیم ہے فی الحال پہلا پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس امر پر مشتمل ہے۔ کہ عیسائی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے۔ اور اہل اسلام کو عیسائی بنانے کے لئے قرآن مجید سے بعض ایسی خصوصیات مسیح علیہ السلام کی پیش کرتے ہیں۔ جو انہیں انسانیت کے دائرہ سے ترقی دے کر الوہیت کے دائرہ میں داخل کرتی ہیں۔ اس لئے ہمارا پہلا پروگرام ان خصوصیات کی تردید کے متعلق ہے۔ یہ پروگرام انشاء اللہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ میں عملی جامہ پہنے گا۔ بارہ بارہ منٹ کے پانچ مقالے پڑھے جائیں گے۔ اس پروگرام کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ "مسیح اور ان کی والدہ کا مس شیطان سے پاک ہونا"
مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

۲۔ "مسیح کا مُردے زندہ کرنا"
ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ پی ایچ ڈی

۳۔ "مسیح کا خالق طیور ہونا"
صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے آکسن

۴۔ "مسیح کا بن باپ پیدا ہونا"
مولوی عبد المنان صاحب مولوی فاضل۔ ایم اے (ملتان؟)

۵۔ "مسیح کا روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہونا"

سید محمد اسحاق

یہ جلسہ مسجد اقصیٰ میں معاً نماز مغرب شروع ہوگا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا نیز خواتین کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ امید ہے۔ کہ قادیان کے تمام ...

۱۵ مئی کا خطبہ ۲۲ مئی کے جمعہ میں سنایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ ۱۵ مئی جو تحریک جدید سال ہشتم کا چندہ ۳۱ مئی تک داخل کرنے کے بارے میں ہے تمام جماعتوں میں ۲۲ مئی کے جمعہ کے دن لفظ بلفظ سنایا جائے تا احباب اپنے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنے کا ابھی سے فکر کریں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۲۱ ہش بروز جمعرات بعد نماز مغرب متصل گیسٹ ہاؤس واقع دارالانوار منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ۔ مولوی دل محمد صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب تقاریر فرمائیں گے۔

یہ زمین مجلس مرکزیہ نے حال ہی میں اپنے دفتر کی تعمیر کے لئے چار ہزار روپے میں صدر انجمن احمدیہ سے خریدی ہے۔ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ سے خصوصاً امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر شامل جلسہ ہوں گے۔ دیگر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ شریک جلسہ ہوکر خدام الاحمدیہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں ؛

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ درجہ اولےٰ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے طلباء کو چاہیئے۔ کہ ۲۵ ماہ حال تک اپنی درخواستیں جامعہ احمدیہ کے دفتر میں پہونچادیں۔ ۲۶ تاریخ سے جامعہ کا کام شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

پرنسپل جامعہ احمدیہ

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے لئے ضروری اعلان

امسال مجلس عاملہ پراونشل انجمن صوبہ کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۱۳ ماہ جون ۱۹۴۲ء بعد نماز عصر شروع ہوکر ۱۴ جون ۱۹۴۲ء کی صبح تک رہے گا۔ امرا و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے صوبہ سرحد سے درخواست ہے۔ کہ جہاں تک حالات سفر اجازت دیں۔ وہ خود شامل اجلاس ہوں۔ ورنہ بصورت مجبوری باضابطہ منتخب شدہ نمائندہ بھیجدیں۔ بجٹ سالانہ پر غور کیا جائیگا اور سیکرٹریان و آڈیٹر صاحب اپنی اپنی رپورٹیں پیش کریں گے۔ جملہ ممبران مجلس عاملہ نوٹ فرمالیں۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ چھاؤنی جنرل سکرٹری

مولوی محمد علی صاحب کا طریق ملاقات

۱۰ مئی ۱۹۴۲ء بعد نماز عصر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب میاں عطاء اللہ صاحب بنگہ اور خاکسار مسلم ٹاؤن (اچھرہ) میں گئے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی ملاقات کے لئے ان کی کوٹھی پر حاضر ہوئے۔ ان کے خادم نے مولوی صاحب کو اطلاع کی آپ باہر تشریف لائے۔ میں نے السلام علیکم کے بعد مصافحہ کیا۔ مولوی صاحب نے بادلِ ناخواستہ ہاتھ بڑھایا۔ اور پھر باقی احباب سے مصافحہ کرکے کھڑے کھڑے فی الفور ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرکے واپس اندر جانے کے لئے مڑنے لگے۔ کوئی بات نہ کی۔ اور نہ بیٹھنے تک کے لئے کہا۔ میں نے کہا مولوی صاحب آپ نے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو نہیں پہچانا۔ ہم آپکی ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ فرمانے لگے ہاں میں آپ کو تو جانتا ہوں انکو نہیں پہچانا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا میں نے تو پہچان لیا ہے۔ پھر تعارف کرانے کی کوشش کی گئی۔ آدھ منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ مولوی صاحب اسی حالت میں یہ کہہ کر کہ مجھے ضروری کام ہے اندر داخل ہوگئے۔ اور ہم اس طرز ملاقات پر حیران رہ گئے۔ بعد ازاں ہم نے مولوی صاحب کے اس طریق کا ذکر ان کے بعض خاص احباب سے مسلم ٹاؤن میں کیا۔ تو انہوں نے کہا مولوی صاحب میں یہ کمزوری موجود ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب یکم تا ۹ اپریل ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

۶۷۱۔ فضل بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۶۷۲۔ چوہدری کمال دین صاحب "
۶۷۳۔ چوہدری بوٹا صاحب "
۶۷۴۔ سرداراں بیگم صاحبہ "
۶۷۵۔ نثار احمد صاحب "
۶۷۶۔ غفار احمد صاحب "
۶۷۷۔ قریشی بیگم صاحبہ "
۶۷۸۔ افتخار بیگم صاحبہ "
۶۷۹۔ فاطمہ بی بی صاحبہ "
۶۸۰۔ محمد شریف صاحب "
۶۸۱۔ رحمت خانصاحب "
۶۸۲۔ محمد صدیق صاحب "
۶۸۳۔ غلام رسول صاحب "
۶۸۴۔ ابراہیم صاحب "
۶۸۵۔ رشیدے صاحبہ "
۶۸۶۔ حمیدہ بی بی صاحبہ "
۶۸۷۔ بشیراں بی بی صاحبہ "
۶۸۸۔ اللہ رکھا صاحب "
۶۸۹۔ محمد خانصاحب ضلع سیالکوٹ
۶۹۰۔ فاضل صاحب "
۶۹۱۔ حیدر خانصاحب "
۶۹۲۔ عدالت خانصاحب "
۶۹۳۔ غلام مصطفےٰ صاحب "
۶۹۴۔ صابراں بی بی صاحبہ "
۶۹۵۔ ہاجراں بی بی صاحبہ "
۶۹۶۔ محمودال بی بی صاحبہ "
۶۹۷۔ محمد جانی خانصاحب شاہجہانپور
۶۹۸۔ مردان خانصاحب "
۶۹۹۔ انور علی صاحب بہاؤ نگر پاڑہ
۷۰۰۔ خدا بخش صاحب ملتان
۷۰۱۔ عبدالرؤف خانصاحب کیمل پور
۷۰۲۔ عبدالحمید خانصاحب ضلع گجرات
۷۰۳۔ امیر علی خان صاحب ٹیرا بنگال
۷۰۴۔ عبدالوہاب صاحب "
۷۰۵۔ محمد ظہیر الحق صاحب ٹیرا بنگال
۷۰۶۔ نبی رضا صاحب بریلی
۷۰۷۔ انوری بیگم صاحب "
۷۰۸۔ سید صابر حسین صاحب ڈیرہ غازی خان
۷۰۹۔ امیری بی بی صاحبہ "
۷۱۰۔ شمشاد محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۱۱۔ محمد الدین صاحب لاہور
۷۱۲۔ کیپٹن محمد رمضان صاحب
۷۱۳۔ رشو زائن صاحب گوگا کانوال
۷۱۴۔ محمد صدیق صاحب نابھہ ریاست
۷۱۵۔ عبدالکریم صاحب "
۷۱۶۔ چوہدری عنایت علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۱۷۔ سرداراں بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۷۱۸۔ محمد لطیف صاحب "
۷۱۹۔ غلام نبی صاحب "
۷۲۰۔ جمال الدین صاحب پیروشاہ
۷۲۱۔ رحمت اللہ صاحب ریاست نابھہ
۷۲۲۔ جان محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۷۲۳۔ عبدالحق صاحب لائلپور
۷۲۴۔ ملک خان صاحب کیمپنی حوالدار میجر ۔ سمندر پار
۷۲۵۔ ایم۔ ابوبکر صاحب ٹراونکور
۷۲۶۔ " علی کنجی صاحب "
۷۲۷۔ کے۔ ایم محمد کنجو صاحب "
۷۲۸۔ سلیمہ خانم صاحبہ فیروزپور
۷۲۹۔ رحمت بی بی صاحبہ "
۷۳۰۔ غلام یٰسین صاحب "
۷۳۱۔ حشمت بی بی صاحبہ "
۷۳۲۔ جلال الدین صاحب گورداسپور
۷۳۳۔ چوہدری غلام نبی صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۳۴۔ بہلول بخش صاحب "
۷۳۵۔ نظیر الحق صاحب کیمل پور
۷۳۶۔ علی احمد صاحب منٹگمری
۷۳۷۔ عالم بی بی صاحبہ "
۷۳۸۔ عائشہ بی بی صاحبہ منٹگمری
۷۳۹۔ حیات محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۴۰۔ فتح محمد صاحب "
۷۴۱۔ محمد علی صاحب " گجرات
۷۴۲۔ عزیزہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن
۷۴۳۔ عزیزہ بیگم صاحبہ بلڈالہ
۷۴۴۔ منیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ
۷۴۵۔ نواب بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۷۴۶۔ نعایت بی بی صاحبہ "
۷۴۷۔ محمد صدیق صاحب "
۷۴۸۔ محمد منیر صاحب "
۷۴۹۔ محمد سلیم صاحب "
۷۵۰۔ محمد عبداللہ صاحب شاہ آباد (بہار)
۷۵۱۔ نصیر الدین صاحب کلکتہ
۷۵۲۔ اصحاب علی صاحب ٹپارہ
۷۵۳۔ احمد حسین صاحب ٹیرا بنگال
۷۵۴۔ عبدالرزاق صاحب ٹپارہ
۷۵۵۔ جلال الدین صاحب ضلع گورداسپور
۷۵۶۔ وحید احمد صاحب لاہور
۷۵۷۔ سلیمن صاحبہ دہلی
۷۵۸۔ ایک دوست لاہور
۷۵۹۔ ملک غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۶۰۔ محمد انور صاحب لاہور
۷۶۱۔ سردار محمد صاحب جالندھر
۷۶۲۔ بنگل صاحب ڈیرہ غازیخان
۷۶۳۔ سوکھان خان صاحب "
۷۶۴۔ رحیم بخش صاحب "
۷۶۵۔ سوسے زینب صاحبہ "
۷۶۶۔ عبدالرحمٰن صاحب "
۷۶۷۔ سید اکبر شاہ صاحب بارہ مولا کشمیر
۷۶۸۔ نورالدین صاحب امرتسر
۷۶۹۔ عاشق محمد صاحب "
۷۷۰۔ صادق محمد صاحب "

(باقی)

دلچسپ مکالمہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا بیجا غیظ و غضب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

(۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت ایک واضح حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جو احمدی ہیں وہ آپ کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو احمدی نہیں ہیں۔ وہ بھی آپ کو مدعی نبوت گردانتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنے اس دعوے میں نعوذ باللہ سچا تسلیم نہیں کرتے۔ بہرحال احمدی ہو۔ یا غیر احمدی اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوے کیا ہے آگے یہ الگ امر ہے۔ کہ ماننے والا گروہ آپ کو اس دعوے میں سچا تسلیم کرتا ہے۔ اور مخالف گروہ آپ کی سچائی کا قائل نہیں ہے۔ پس لاکھوں احمدی اور کروڑوں غیر احمدی اس بات پر اتفاق کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت ہیں لیکن ایک چھوٹا سا گروہ غیر مبایعین کا ایسا ہے جو لا الیٰ ھٰؤلاء ولا الیٰ ھٰؤلاء۔ کا مصداق یہ خیال کرتا ہے۔ کہ آپ کا دعویٰ نبوت کا نہیں۔ اور اس کا یہ خیال بھی ۱۹۱۴ء کے بعد کا پیدا شدہ ہے اس سے قبل یہ لوگ بھی اس بات کا شد و مد سے اقرار کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوے نبوت کا ہے اور ان کے امیر صاحب نے عدالت میں کھڑے ہو کر یہ حلفی بیان دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی ملازمت کے دوران میں متعدد تحریروں میں یہ لکھا تھا کہ آپ اس زمانہ کے نبی اور رسول ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہندوؤں کے اوتار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

(۱) ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں (ہندوؤں کو) دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھلایا"
(ریویو جلد ۳ نمبر ۱۱)

(۲) اسی طرح اکابر غیر مبایعین نے ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو یہ اعلان کیا۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعود۔ مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں"

لیکن ان سب اقرارات اور اعلانات کو نظر انداز کرتے ہوئے آج جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے صاف انکار کر رہے ہیں۔ بلکہ کمال جرأت اور جسارت سے یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نبی کہنا۔ نعوذ باللہ ملعون بنانے کے برابر ہے۔ اور اس کی تائید میں آپ کے کلام سے یہ نامکمل اور ادھورے فقرے پیش کئے ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا ہے "ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوے کرتا ہے" "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں" مولوی صاحب ان نامکمل عبارتوں کو نقل کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بیسیوں دفعہ ان رٹے ہوئے الفاظ کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں سیاق و سباق سے الگ کر کے استعمال کیا ہے۔ لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود اور اس کے رسول کی اس طور پر اہانت کرنے کا انجام کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور اس اہانت کی یہ ایک معمولی سزا ہے۔ کہ وہ اپنے کام میں سراسر خائب و خاسر ہو چکے ہیں۔ ان کی ترقی تنزل سے بدل چکی ہے۔ اور ان کے بڑے بڑے دعاوی زیر زمین دفن ہو چکے ہیں

اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک صاحب شریعت اور دوسرے غیر تشریعی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۲) پھر فرماتے ہیں۔ "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ کا ہے" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳) اسی طرح آپ نبوت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ نبی کے حقیقی معنی پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ ۱۳۸)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تشریعی اور دوسری غیر تشریعی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شریعت والی نبوت کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ اس کے متعلق ہر موقعہ پر شدت سے انکار فرمایا۔ آپ کا دعوے غیر تشریعی نبوت کا تھا۔ اور یہ وہ نبوت ہے۔ جس کا اقرار آپ نے آخر زندگی تک کیا۔ اور اس سے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی نظیریں پیش کر کے اور مختلف دلائل دے کر آپ نے اپنی صداقت کا اظہار فرمایا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریریں پیش کر کے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ آپ نبوت سے انکار فرماتے تھے۔ بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے تھے۔ تو ان میں شریعت والی نبوت ہی مراد ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نامکمل اور ادھوری عبارتیں پیش کر کے نہایت بے خوفی سے مطلق نبوت مراد لیتے ہیں۔ اور اس طرح ایک طرف جہاں وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت اور تحقیر کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اس امر سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے غیر تشریعی نبوت کا تھا۔ اور تشریعی نبوت کو آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے بعد ناممکن سمجھتے تھے۔ مضمون زیر بحث میں بھی مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی نبوت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس کے متعلق "اتنا بھی کسی قادیانی کو میسر نہیں آتا کہ ایک دفعہ ہی دن میں کسی اذان میں اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ کی جگہ یہ لفظ کہہ دے اشھد ان مرزا غلام احمد رسول اللہ" مولوی صاحب کے یہ الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ شان شریعت والے نبی کی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا علیحدہ کلمہ جاری کرے۔ لیکن جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق آپ کو شریعت والا نبی نہیں مانتی۔ بلکہ غیر تشریعی نبی یقین کرتی ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا یہ مطالبہ ایسا ہے جس میں قطعاً کوئی معقولیت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اپنی زندگی میں اس مسئلہ کو ایسا صاف اور واضح کر دیا کہ اس کے بعد کسی اعتراض کی گنجائش ہی نہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) "ہمارا دعوے ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں ... ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) پھر آپ اپنے آخری خط میں فرماتے ہیں۔ "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ کہ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا ... اور یہ کہ علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے" (خط حضرت مسیح موعود مندرجہ اخبار عام [illegible])

(۳) پھر آپ نہایت وضاحت سے فرماتے ہیں "اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں نبی اور رسول نہیں ہوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح [illegible])

(۴) اس سے بھی واضح تر حضور کا یہ اعلان ہے کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا" (ایک غلطی کا ازالہ)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس نبوت سے انکار فرماتے ہیں وہ شریعت والی نبوت ہے۔ جس میں علیحدہ کلمہ۔ نئی شریعت اور نیا قبلہ بنانا پڑے۔ اور یہی وہ نبوت ہے۔ جسے آپ موجب کفر اور لعنت کا باعث خیال فرماتے ہیں۔ لیکن غیر تشریعی نبوت سے آپ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ ہر موقعہ اور ہر مقام پر اسے لوگوں کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں جو خط تحریر فرمایا ہے۔ اس میں بھی فرماتے ہیں۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں" (آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

پھر آپ فرماتے ہیں "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب کی جرأت اور جسارت ملاحظہ ہو۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریحوں اور واضح ارشادات اور حلفی اقرار کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور ایک طرف آپ کی نبوت کو تشریعی نبوت قرار دے کر جماعت احمدیہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ نیا کلمہ بناتے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی اس طرح تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ کہ "وہ نبوت جو کاغذ کے چند چیتھڑوں میں قصر خلافت میں چھپا رکھی ہوئی ہے" العیاذ باللہ۔ چشم بصیرت کے لئے یہ انجام بھی کتنا عبرتناک ہے۔ کہ وہی مولوی صاحب جو ایک لمبے زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کرتے رہے۔ لوگوں کے سامنے اسے بار بار پیش کرتے رہے۔ اپنے حلفی بیان میں اس کی تصدیق کرتے رہے ــ آج خلافت حقہ کی مخالفت کی وجہ سے وہ اپنے مقام سے اس درجہ گر گئے ہیں۔ کہ اسی نبوت کے متعلق "ذلیل چیتھڑے" جیسے حیا سوز الفاظ استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ الہٰی تقدیریں بھی کیسی دور رس ہوتی ہیں۔ کہ انہوں نے پہلے ہی الہام کے ذریعہ سے یہ بتا دیا تھا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب مولوی کی صلاحیت اور نیکی مفقود اور ضائع ہو جائے گی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار ملک محمد عبداللہ

اسلامی پردہ اور مسلمان

جس تیز رفتاری سے زمانے کے قدم مادی ترقیات کی طرف اٹھ رہے ہیں اسی تیزی کے ساتھ لوگوں کے ذہن بے دینی اور کفر و الحاد کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ ان کے دماغ ظاہری علوم ظاہری ترقیات ظاہری بناوٹوں کی ظاہری خوبیوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان مادی غیر مستقل اور ناپائیدار خوشنمائیوں اور ان کے عروج کی باطنی قباحتوں اور بد نتائج کو معلوم کرنے سے قاصر ہیں۔ زمانے کی مسموم ہواؤں سے اثر انداز ہوکر اور ان کے بد نتائج پر غور کئے بغیر لوگ ان مقدس اصول کو جو خدا تعالیٰ نے ان کی بہتری کے لئے تجویز فرمائے۔ اور جن پر عمل پیرا ہوکر انسان ایک طرف مختلف قسم کی برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور دوسری طرف ان کے اعلیٰ نتائج سے اپنی زندگی کو بہترین رنگ میں ڈھال کر ترقیات کی بلندیوں پر گامزن ہو سکتا ہے۔ نہ صرف خود ہی چھوڑ رہے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

مغربی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج نے اہل مشرق پر اپنے ساحرانہ اثر سے ان کو اپنی آبائی تہذیب اور رسم و رواج سے کس درجہ محروم کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ اپنے گردوپیش کے مناظر سے ہم بخوبی کر سکتے ہیں۔ علاوہ لاتعداد تباہ کن اثرات کے جو مشرقی تہذیب پر مغربی تہذیب نے پیدا کئے ہیں۔ ایک نہایت ہی حیا سوز اور تباہ کن اثر جس کو اہل مشرق نے اپنے آباؤ اجداد کے طریق عمل کو چھوڑتے ہوئے نہایت جلد قبول کیا۔ یا پسند کیا ہے "بے پردگی" ہے غیر مذاہب کو جانے دیں۔ اگرچہ ان قوموں کے معزز گھرانوں میں بھی کسی نہ کسی رنگ میں پردے کی رسم جاری تھی۔ اہل اسلام کو لے لیں۔ ان میں مغربی تعلیم و تہذیب کے زیر اثر ایک ایسا گروہ پیدا ہو رہا ہے۔ جو عورتوں میں پردے کا سخت مخالف ہے۔ اور پردے کو عورتوں کی ترقی بلکہ ساری قوم کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث قرار دیتا ہے۔ اور اس طرح اسلامی شریعت کے ایک نہایت ہی ضروری حکم سے روگردانی کا مرتکب ہو رہا ہے۔

شریعت اسلامی جو کہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور جس کا ہر فرمان بہترین حکمتوں کا مرقع ہے۔ بنی نوع انسان کی دینی و دنیوی ترقیات کا صحیح ذریعہ ہے اس دعوے کی دلیل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کی صداقت پر اسلام کے مخالفین کا اپنا عمل جو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ کیونکہ ان کو دوسری طرف سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسی حالت میں جبکہ غیر مذاہب بھی محسوس کر رہے ہیں کہ تباہی سے بچنے اور عمدہ نتائج حاصل کرنے کے لئے اسلامی تعلیم پر عمل ضروری ہے مسلمانوں کا اس پاک اور صحیح تعلیم سے کنارہ کشی اختیار کرنا نہایت درجہ حیرت ناک ہے۔

اس زمانے میں مسلمانوں میں جہاں اور بہت سے باطنی اور ظاہری عیوب پیدا ہوگئے۔ جہاں انہوں نے اکثر احکام شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کے بجائے افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لی تھی۔ وہاں پردے کے بارہ میں بھی انہوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ چنانچہ ان میں ایک گروہ ایسا پیدا ہوا۔ جس نے عورتوں کو اس درجہ سخت پردہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ جو نسوانی دنیا کے لئے انتہائی ظلم کی حد تک پہونچ گیا تھا۔ پردے کی اس انتہائی سختی کو دیکھ کر اور اس سے بددل ہو کر ایک دوسرا گروہ پیدا ہو گیا۔ جو مغربی تہذیب کے جراثیم سے کافی حد تک متاثر ہو چکا تھا۔ اس نے پردے کی سرے سے ہی مخالفت شروع کر دی۔ اور پردے کو دینی و دنیوی ترقیات میں ایک سدّ راہ قرار دے دیا۔ اس طرح ایک گروہ انتہائی افراط اور دوسرا انتہائی تفریط کی طرف جھک کر گناہ عظیم کا مرتکب ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں تمام دنیا پر اسلام کی اصلی تعلیم کو جسے مسلمان غلط طور پر سمجھے بیٹھے تھے۔ اسے اصلی رنگ میں پیش کر کے ایک احسان عظیم کیا۔ وہاں عورتوں پر بھی آپ کا ناقابل فراموش احسان ہے۔ کہ آپ نے پردے کے بارے میں وہ صحیح تعلیم پیش فرمائی۔ جو مسلمانوں کے ذہن سے بالکل نکل چکی تھی۔ اور جسے فراموش کر کے مسلمان افراط و تفریط کی طرف نکل گئے تھے۔ اور اس طرح پردے کی بابت صحیح اسلامی تعلیم سے دور ہٹ کر پردے کو انتہائی سختی سے اپنے اوپر واجب کر لینے یا اس کو بالکل ہی اٹھا کر ہر دو صورتوں میں ان کے بد نتائج کا انہیں مزہ چکھنا پڑا۔

جن لوگوں کو یو۔پی کے بعض مقامات میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اس طرف عورتیں کس سختی سے پردے کی پابند ہیں۔ ان کے لئے مکان کی چاردیواری کسی قید خانے سے کم نہیں۔ گھر سے نکلنا تو کجا کہیں پیدل چلکر جانا نہایت معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ جس سواری میں مستورات بیٹھ کر کہیں جاتی ہیں اس کی کھڑکیوں وغیرہ پر دوہری چادریں ڈال جاتی ہیں۔ حالانکہ اندر بیٹھی ہوئی خاتون برقعہ اوڑھے ہوئے ہوتی ہے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے اثر سے اب اس قسم کا پردہ کم ہو رہا ہے۔ تاہم اب بھی ایسے پرانے خیالات کے لوگوں کی تعداد کم نہیں جو اس غیر اسلامی پردے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس طرح یہ طبقہ نہ صرف اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالے ہوئے ہے۔ بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں کو ناجائز اعتراض کا موقعہ بہم پہونچانا اور پردے سے متنفر کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اسلام نے کبھی اس قسم کے پردے کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم بعض خاص گھرانوں یا کسی خاص قوم

کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام دنیا اور اس میں بسنے والی تمام اقوام خواہ وہ سفید ہوں یا سیاہ کے لئے ہے۔ اور ایسی تعلیم نہیں جس پر دنیا کا ایک حصہ تو عمل پیرا ہو سکے۔ لیکن دوسرے حصے کے لئے اس پر عامل ہونا ناممکن ہو۔

اگر اسلام اس قسم کے سخت پردے کی تعلیم دیتا۔ جس کی مثال اوپر دی جا چکی ہے تو اس پر صرف وہی چند خاندان عمل پیرا ہو سکتے جو طبقہ امراء کے زمرے میں آتے اور بوجہ ہر قسم کے آرام و آسائش کے جن کی مستورات کو باہر نکلنے کی چنداں ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن کثیر حصہ ان مستورات کا جو متوسط یا غریب طبقہ کہلاتا ہے۔ کے لئے اس تعلیم پر عمل کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہو جاتا۔ کیونکہ ہر قوم میں ایک کثیر تعداد ان عورتوں کی ہے۔ جو اپنی تمام ضروریات گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر مہیا نہیں کر سکتیں۔ اور انہیں مجبوراً باہر نکلنا پڑتا ہے۔ پس اسلام کی تعلیم کسی خاص گروہ کے لئے نہیں۔ بلکہ فطرت انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نے اسے ساری دنیا کے لئے بنایا۔

سب سے پہلے میں قرآن شریف۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے اس صحیح اسلامی پردے پر روشنی ڈالونگا جس کے متعلق مسلمانوں کے ایک حصے نے افراط سے کام لے کر اس کی شکل ایسی بھیانک بنا دی۔ جو یقیناً اسلام کے منشاء کے خلاف بلکہ پردے کی فلاسفی سے بھی غیر متعلق ہے۔ اور جو بجائے مفید ثابت ہونے کے ایک گروہ کی ٹھوکر کا موجب ہوا جس نے اتنی سختی دیکھ کر جو فی الواقع ہر ایک کے لئے ناقابل عمل تھی تفریط سے کام لیا۔ اور پردے کا سرے سے ہی انکار کر دیا۔ پردے کی صحیح اسلامی تعلیم پیش کرنے کے بعد انشاء اللہ دوسرے گروہ کی جو پردے کو بالکل ہی اڑا دینے کے حق میں ہے خامیوں پر۔ اور پردے سے متعلق بعض اعتراضات کے جواب پھر عرض کروں گا۔

خاکسار۔ خواجہ عبدالحمید صبار آف دہرہ دون

سیرالیون (افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ایک چیف کو تبلیغ

۴ سے ۲۱ صلح تک خاکسار مکالی میں الحاج الہامی سوری پیراموئنٹ چیف کے ہاں ٹھہرا۔ حاجی صاحب موصوف اس ملک کے اہم ترین اور مخلص ترین اسلامی لیڈروں میں سے ہیں۔ میں نے متواتر ۱۷ دن ان کو مسجد میں اور مسجد کے اوقات کے علاوہ بھی تبلیغ احمدیت کی۔ اور جہاں تک میں نے غور کیا ہے انہوں نے اکثر اہم مسائل سمجھ لئے ہیں۔ ان کی ریاست کا صدر مقام موٹر کی سڑک سے سوا میل کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن اپنے ہاں A. M. E. مشن کا سکول کھولا ہوا ہے۔ اور ایک عرب بھی ملازم رکھا ہوا ہے۔ جو سکول کے اوقات کے بعد جملہ طلباء کو دینی تعلیم جو قرآن کریم پڑھانے تک محدود ہے دیتا ہے۔ یہ صحرائی عرب احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ اور اگر حاجی صاحب کا جو پیراموئنٹ چیف بھی ہیں اسے خوف نہ ہوتا۔ تو مجھے ہرگز امامت کا موقعہ نہ دیتا۔ یہ شخص ہمیشہ میرے وعظ کے بعد اعتراضات کرتا رہتا جس کا بسا اوقات حاجی صاحب خود ہی جواب دیتے اور اس کے تعصب کی وجہ سے اسے ملامت بھی کرتے۔ تین سال ہوئے حاجی صاحب حج کے لئے گئے تھے۔ اور وہاں اپنا ایک لڑکا تعلیم کے لئے چھوڑ آئے۔ جو افسوس کہ گذشتہ سال مکہ میں فوت ہو گیا۔ وہاں کے لوگوں سے آپ کی خط و کتابت بھی ہے۔ جو آپ کو احمدیت کے خلاف ورغلاتے رہتے ہیں۔ اس لئے میرے وعظ میں خصوصیت سے اس بات کا ذکر ہوتا۔ کہ جو لوگ اہل مکہ کی مخالفت کی وجہ سے احمدیت قبول نہیں کرتے۔ وہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ اور فتح مکہ سے پہلے پہلے مر جاتے۔ تو یقیناً اسلام سے محروم رہتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ آپ اس وجہ سے احمدی نہیں ہوتے۔ کہ آپ کے ہاں بیس سے زائد بیویاں ہیں۔ جنہیں آپ چھوڑنا نہیں چاہتے۔ آپ کے سکول میں پچاس کے قریب طلباء تھے۔ جو باوجود قرآن مجید پڑھنے کے سب کے سب گرجا میں عیسائی عبادت کے لئے باقاعدہ جاتے۔ اور ایک بھی نمازی نہ تھا۔ میں نے اس کے متعلق حاجی صاحب کو بہت نصیحت کی۔ اب آپ نے سب بچوں کو سختی سے گرجا جانے سے منع کر دیا ہے۔ لیکچروں کے ذریعہ بچوں کے جملہ شکوک جو اسلام کے متعلق ان کے دلوں میں تھے دور کرنے کی کوشش کی۔ میں نے مسجد میں متواتر ایسی باتوں کا ذکر کیا جن کے ذریعہ آپ کے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس بارہ میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی۔ اور آپ نے احمدیت کے متعلق مسنون استخارہ کا بھی وعدہ کیا۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت محبت ہے اور جتنے دن میں ان کے ہاں رہا۔ ہمو آ مجھ سے ترجمۃ القرآن کا سبق لیتے رہے۔ اور میں نے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود اور نبوۃ کے متعلق آپ کے قرآن میں بعض ضروری آیات پر نشان لگا دیئے۔ بوقت روانگی آپ نے تین پونڈ ہدیہ کے طور پر مجھے دیئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے تین لڑکے دینی تعلیم کے لئے مجھے دیئے۔ اور ان کے خرچ کے لئے ۳۰ شلنگ ادا کئے۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ یہ بچے بعد میں خود دینی تعلیم کے لئے مدارس کھولیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ

مؤرخہ ۲۱ کو مکالی سے روانہ ہو کر ماموری میں رات بسر کی۔ اور بعد نماز عشاء اور بعد صبح لوگوں کو وعظ کیا۔ ایک عورت نے احمدیت قبول کی۔ ۲۲ کو وہاں سے مکور پہنچا۔ اور اسی طرح شام اور صبح کو تبلیغ کی۔ اور ۲۳ کو ماٹوٹوکا پہنچ گیا۔ جیسا کہ گزشتہ رپورٹوں میں عرض کر چکا ہوں۔ میں ۲۲ نبوت سے باوماہوں سے پیدل تبلیغی دورہ پر روانہ ہوا۔ اور اس دورہ کے نتیجہ میں ایک گاؤں Sengbe میں ایک نئی جماعت پیدا ہوئی۔ اور اس کے بعد ماٹوٹوکا میں ۳۰ کے قریب احمدی ہوئے۔ ماٹوٹوکا میں بفضلہ تعالےٰ احمدیت کی ترقی کی بہت امید ہے۔ سوائے امام اور چند علماء کے تقریباً سب مسلمانوں نے یہاں احمدیت قبول کر لی ہے۔ اور ایک علیحدہ جگہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ میں نے ایک مخلص نومبائع سوری باکو امام مقرر کر دیا ہے۔ مسٹر ابراہیم بشیر تقی اور مخلص اور صاحب حیثیت اور نہایت باثر احمدی ہیں۔ آپ نے بیس برس کے قریب گورنمنٹ کی ملازمت کی۔ اور اب پنشن پر ہیں۔ خاکسار ۲۸ صلح تک ماٹوٹوکا میں رہا۔ اس عرصہ میں چھ افراد نے احمدیت قبول کی۔ جن کی درخواستہائے بیعت حضرت کے حضور پیش کر چکا ہوں۔ میں نے اپنے ایک شاگرد عبدالباری نامی کو تبلیغ اور تربیت کے لئے ماٹوٹوکا میں مقرر کر دیا ہے۔ جو چند بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے علاوہ اردگرد کے علاقہ میں تبلیغی دورے بھی کرتے ہیں۔ آپ پہلے میرے ہاں باورچی تھے اور پندرہ شلنگ ماہوار تنخواہ پاتے۔ بعد میں تنخواہ بند کر دی۔ مگر خدمت بدستور کرتے رہے۔ اور تعلیم شروع کر دی۔ اور اب قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ اور بعض مقامات کا ترجمہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور وفات مسیح اور صداقت کے متعلق بعض قرآنی استدلالات بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انگریزی کی چار کتابیں پڑھ لی ہیں۔ اور رپورٹ لکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ پہلے بالکل ان پڑھ تھے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ایک مقام میں سخت مخالفت

مؤرخہ ۲۸ صلح کو خاکسار ماٹوٹوکا سے باوماہوں پہنچا۔ تاکہ الحاجی الہامی سوری کے بچے مولوی محمد صدیق صاحب کے سپرد کئے جائیں۔ آپ نے باوماہوں احمدیہ سکول کی عمارت تقریباً ختم کرا لی تھی۔ اور جو کمی تھی میں نے پوری کرا دی یہاں بعض لوگ سخت مخالف ہیں باوماہوں کی جماعت کو کافی مشکلات درپیش ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ سکول میں دور دور کی ریاستوں سے طلباء آ رہے ہیں۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب نہایت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ خدا کرے یہ طلباء اس ملک اور دوسرے ملکوں میں احمدیت کو پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ حتی الوسع تبلیغ کیلئے یہاں کوشش کر رہا ہوں۔ اور لوگوں سے واقفیت

کامیاب زندہ قوم!

(۱)

دنیا کی مختلف اقوام عزت کے حصول کے لئے ایک خطرناک کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ہر شخص اپنے لئے اور اپنی قوم و ملک کے لئے عزت کا خواہشمند ہے۔ اور اس غرض کے حصول کے لئے نہ جان کی پرواہ کی جاتی ہے۔ نہ مال کی۔ غرضیکہ آج دنیا میں عزت کو بلند ترین درجہ حاصل ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ جس عزت کے حصول کی خاطر اس قدر کد و کاوش کی جا رہی ہے۔ وہ ایک بے بنیاد عارضی اور فانی شے ہے دوام اسی کو ہے جو دائم ہستی سے وابستہ ہے۔ اس ذات سے کٹ کر کسی کے لئے ابدی قرار نہیں۔ کسی کی زندگی اگر چند لمحات ہے۔ تو کسی کی چند ساعات۔ یہی حال دنیوی عزت کا ہے۔ دنیوی عزت کی خواہش ایک تنگدلی ہے۔ جو در اصل ناواقفیت پر مبنی ہے۔ پر وہ جو علم پانے کے باوجود دنیوی عزت کا طالب رہے۔ اس سے زیادہ قابل رحم اور کوئی نہیں۔ ہم احمدی جنہیں خدا تعالےٰ نے چشم بصیرت عطا فرمائی ہے۔ ہمارے نزدیک اصل عزت وہی ہے۔ جو معززِ حقیقی کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اور بظاہر دنیادار آنکھ کے نزدیک وہ عزت نہیں۔ بلکہ ذلت ہے، ایک دنیادار کے نزدیک ہٹی ڈھونے کے کام سے زیادہ ذلیل اور کوئی کام نہیں۔ لیکن وہ جو یہ کام خدا کی رضاء کے حصول کیلئے کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اُسے دونوں جہانوں میں وہ عزت بخشتا ہے۔ جسے فنا نہیں۔ بلکہ جو دوسری ہر قسم کی عزتوں کے مٹ جانے کے باوجود قائم و برقرار رہے گی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ "جو شخص کام کرتا ہے (مراد اپنے ہاتھ سے اپنا کام) وہ عزت کا مستحق ہے۔" "ہتک کام کرنے سے نہیں" پس ہم اس عزت کو حاصل کریں گے۔ جو حقیقی عزت ہے۔ اور اس ہتک و بے عزتی کو قبول کریں گے جو جھوٹی عزت اور جھوٹی بے عزتی ہے۔ اور اس کے حصول کا بہترین طریق وقارِ عمل میں شمولیت ہے۔

(۲)

دنیا کی مختلف اقوام اپنی سیاست و تمدن کو مضبوط کرنا چاہتی ہیں۔ وہ اپنے وضع کردہ مذہب کو دنیا میں رائج دیکھنا چاہتی ہیں۔ وہ دنیا کو غلامی سے نجات دلانا چاہتی ہیں۔ لیکن اُن کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ بے بضاعت پونجی اور کھوٹا مال ہے۔ بیشک دنیا انقلاب کی خواہشمند ہے۔ لیکن اس کے پاس بہتر بدل کوئی بھی نہیں۔ پس اس کی سب کوششیں ناکام رہیں گی۔ لیکن وہ قوم جو دنیا کی حالت کو سدھارنے کیلئے موجودہ صورت حالات کا بہتر بدل پیش کر سکیگی۔ اسی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ دنیا کی سیاست اس کے ہاتھ میں ہوگی۔ دنیا میں تمدن اسی کا رائج ہوگا۔ دنیا میں مذہب بھی اسی کا مانا جائیگا۔ اور دنیا کو ذہنی غلامی سے بھی وہی قوم نجات دلائیگی۔ لیکن ان سب باتوں کی بنیاد ایک ایسی چیز پر ہے۔ جو بظاہر نظر معمولی ہے۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے نہایت اہم اور عظیم ہے۔ اور وہ ہاتھ سے کام کرنیکی عادت ہے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "جس قوم میں محنت کی عادت نہیں اس قوم میں سیاست و تمدن بھی نہیں۔" ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کے ضمن میں فرمایا۔ "جس قوم میں یہ عادت (ہاتھ سے کام کرنے کی) پیدا ہو جائے اس کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائیگی۔ اس سے سوال کی عادت دُور ہو جائیگی۔ اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہوگی...... اس طرح اُن کی اخلاقی حالت درست ہوگی.... مگر سب سے اہم امر یہ ہے۔ کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے۔ اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

پس دنیا میں صحیح سیاست قائم کرنے کے لئے۔ سچا تمدن جاری کرنے کے لئے۔ فطرتی مذہب کو رواج دینے کے لئے اور سستی اور غفلت اور سوال کی حالت دُور کر کے اصل کامل اخلاق دنیا کو سکھانے کے لئے ہاتھ سے کام کرنا ایک بنیادی شے ہے جس کے بغیر ان چیزوں میں سے کوئی ایک بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۳)

پس ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک بے معنی تحریک نہیں۔ یہ ایسی تحریک نہیں جسے یونہی نظر انداز کر دیا جائے۔ اس پر عمل نہ کرنا اپنے آپ کو بے شمار دینی و دنیوی فوائد سے محروم کرنا ہے۔ اور ہم احمدی جن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ ہم نے دنیا کے موجودہ نظام کو بدل کر اپنا عمدہ اور اعلےٰ نئے نظام میں دنیا کو ڈھالنا ہے ہم ہاتھ سے کام کرنے کی مبارک عادت سے غفلت نہیں برت سکتے۔ اس نیک تحریک کو رواج دینے کی وقتاً فوقتاً تلقین کی جاتی ہے۔ کہ قادیان میں ہر دو ماہ کے بعد ایک دن مقرر کر کے سب چھوٹے بڑوں کو دعوت عمل دی جاتی ہو اور احباب کو اس کام میں ترغیب دینے کیلئے یہی امر کافی ہے۔ کہ یہ تحریک ہمارے راہبر امام کی جاری کردہ ہے۔ اس پر عمل کرنا امام وقت کی خوشنودی کے ذریعہ خدا کی رضا کا حاصل کرنا ہے۔ اس قسم کے اٹھارہ مواقع گذر چکے ہیں۔ اور اب انیسواں موقعہ اس ماہ کی آخری جمعرات کو آرہا ہے۔ گذشتہ وقار عمل کے موقعہ پر جو احباب غیر حاضر تھے۔ اُن میں سے خدام کے عذرات جب معلوم کئے گئے۔ تو افسوس ہے کہ اُن میں سے اکثر بالکل ناقص عذر تھے۔ بعض نے اس روز کے لئے بعض کام مخصوص کر لئے جنہیں آسانی کیساتھ آگے پیچھے کیا جا سکتا تھا۔ بعض کے عذرات معقول تھے۔ لیکن اُن کے پاس قبل از وقت رخصت حاصل نہ کرنیکا کوئی عذر نہ تھا۔ اس مرتبہ یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ قادیان کے خدام الاحمدیہ وقار عمل میں شمولیت اپنا فرض عین سمجھتے ہوئے پورے وقت پر شامل ہونگے۔ اور غیر خدام کیلئے اپنا نمونہ بنیں گے۔ انصار اللہ کے اراکین سے بھی اُمید کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس تحریک کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے سمجھ کر ضرور ضرور پوری تعداد میں پورے وقت پر شامل ہوں گے

(۴)

قادیان سے باہر کی مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس طریق کار کو رواج دیں گی۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی ابتداء میں حضور نے روزانہ ہاتھ سے کام کرنے کی شرط کو لازمی قرار دیا تھا بہر حال موجودہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ ہر مجلس ہفتہ میں کم از کم چار بار ہاتھ سے کام کرے۔ جن مجالس میں اس باقاعدگی کو مد نظر نہیں رکھا جاتا انہیں توجہ دلائی جاتی،

ہماری دشواریاں
اور
بعض احباب کا سلوک

حکومت ہند نے درآمد کی دِقتوں میں مزید اضافہ ہو جانے کے باعث اخباری کاغذ کے استعمال میں اور زیادہ کفایت کرنے کے متعلق ایک نیا حکم جاری کیا ہے۔ لیکن طرہ یہ ہے۔ کہ کاغذ کی جس قلیل مقدار کے استعمال کی اجازت ہے۔ وہ بھی بآسانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ اس سے ہماری مشکلات کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کوئی دوست یہ پسند کریگا۔ کہ اپنے طرز عمل سے ہماری پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب بنے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ بعض خریداروں کا رویہ واضح طور پر پریشان کن ہے۔ وہ ہمارے متواتر اعلانات کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں بعض ادائیگی چندہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں بعض ہماری یاد دہانیوں کے باوجود ادائیگی چندہ میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ موجودہ صبر آزما مشکلات کے دور میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ احباب اپنے طرز عمل میں اگر کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہی تبدیلی فرمائیں گے۔

خاکسار "منیجر الفضل"

استثنائی صورت میں بعض مجالس کو ان کے حالات کے مطابق ہفتہ میں اکٹھا دو گھنٹے کام کرنے کی اجازت ہے اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین کرام و زعماء سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ وقار عمل کو اپنا شعار بنائیں گے۔ کیونکہ ایک طرف اگر ہمارا دعوے دنیا کی سیاست۔ تمدن۔ تہذیب۔ مذہب اور دیگر نظام کو بدل ڈالنے کا ہے۔ تو دوسری طرف ہمارا عمل بھی ایسا ہونا چاہیئے جو ہمیں ہمارے مقصد کے قریب کرے۔ وقار عمل کے ذریعہ ہماری بے نظیر ذہنی تربیت ہوگی۔ اور ہم میں سچی اسلامی مساوات نظر آئیگی سستی و کاہلی دور ہوگی۔ اور وہ چستی پیدا ہوگی جو ہمیں دینی کاموں کیلئے زیادہ تیار اور ہوشیار کریگی۔ ہماری اقتصادی حالت سنور یگی۔ ہماری سیاست اسلامی سانچہ میں ڈھلیگی۔ ہمارا تمدن احمدی رنگ پکڑیگا۔ اور ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ ہونگے۔ کیونکہ ہم ہی صرف وہ قوم ہونگے۔ جنکے قول و فعل میں تضاد نہیں۔ دنیا غلامی کو دور کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتی جو غلامی کو دور کریں۔ وہ ایک غلامی سے دنیا کو نکال کر دوسری غلامی میں پھنسانا چاہتی ہے۔ اور ہم اگر امیر غریب کے امتیاز کو مٹا کر بظاہر ادنیٰ اور حقیر کام کر کے اپنے عمل سے ثابت کریں گے کہ نہ کوئی بڑا ہے اور نہ کوئی چھوٹا۔ تو دنیا سے غلامی کو مٹانے میں ہم ہی کامیاب ہونگے۔ انشاءاللہ۔ اور دنیا جہان کی کامیابیاں ہمارے قدم چومینگی۔ کیونکہ کامیاب ہونے والی زندہ قوم کی انجام کار یہی شان ہے۔

الفضل کے معاونین

(۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب کھاریاں نے اڑہائی روپیہ کی رقم کسی نادار اور مستحق احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائی ہے۔

(۲) جناب میاں مراد بخش صاحب بمبئی کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اپنے چندہ کے علاوہ ۱۲ ار ماہوار بطور امداد ارسال فرمایا ہے۔

(۳) محترمی مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے اپنے لڑکے کی ولادت کی خوشی میں پانچ روپے کی رقم دو خطبہ نمبروں کے لئے مرحمت فرمائی ہے۔

ہم سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں دینی و دنیوی حسنات و برکات سے بہرہ اندوز فرمائے۔ "مینیجر"

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایمر جنسی حالات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی آج سے ہی کوٹری۔ ریٹی سیکشن پر رات کے وقت سواری گاڑیوں کی آمد و رفت کو بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا ۷۔اپ اور ۸۔ڈاؤن کراچی میل اور ۹۔اپ اور ۱۰۔ڈاؤن کوئٹہ میل مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق چلیں گی۔

۸۔ڈاؤن میل				۷۔اپ میل
۱۶ بجکر ۴۵ منٹ	روانگی	لاہور	آمد	۷ بجے
۲۳ ,, ۵۲ ,,	آمد	ملتان چھاؤنی	روانگی	۰ —— ۵۴ منٹ پر
۰ ,, ۰ ,,	روانگی	—	آمد	۰ —— ۳۵ ,, ,,
۸ ,, ۳۲ ,,	آمد	روہڑی	روانگی	۱۲ بجے
۹ ,, ۵ ,,	روانگی	—	آمد	۱۵ بجکر ۳۹ منٹ
۱۴ ,, ۱۱ ,,	آمد	حیدر آباد	روانگی	۱۰ ,, ۱۳ ,,
۱۴ ,, ۱۹ ,,	روانگی	—	آمد	۱۰ ,, ۵ ,,
۱۸ ,, ۲۰ ,,	آمد	کراچی شہر	روانگی	۶ بجے

۱۰۔ڈاؤن میل				۹۔اپ میل
۲۱ بجکر ۴۵ منٹ	روانگی	کوئٹہ	آمد	۱ بجکر ۴۰ منٹ
۳ ,, ۵۹ ,,	آمد	سبی	روانگی	۱۱ ,, ۳۵ ,,
۴ ,, ۴۷ ,,	روانگی	—	آمد	۱۹ ,, ۳ ,,
۱۱ ,, ۵۰ ,,	آمد	روہڑی	روانگی	۱۲ ,, ۴۵ ,,
۱۲ ,, ۱۰ ,,	روانگی	—	آمد	۱۲ ,, ۲۵ ,,
۱۹ ,, [illegible] ,,	آمد	حیدر آباد	روانگی	۵ ,, ۱۵ ,,
۱۹ ,, ۱۷ ,,	روانگی	—	آمد	۴ ,, ۵۰ ,,
۲۳ ,, ۵۵ ,,	آمد	کراچی شہر	روانگی	۲۳ ,, ۳۰ ,,

روہڑی اور سمہ سٹہ کے درمیان ۹۱۔اپ اور ۹۲۔ڈاؤن پسنجر گاڑیاں اور کوٹری اور روہڑی کے درمیان ۱۹۱۔اپ۔ ۱۹۳۔ڈاؤن کی پسنجر گاڑیاں منسوخ کر دی جائیں گی۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے متعلق سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل مورخہ ۱۴، ۱۷ مئی میں الفضل کے اُن خریدار اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا بیس ۲۰ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا نام ملاحظہ فرما کر سال کا چندہ یکم جون ۱۹۴۲ء تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں یا وی۔پی روکنے کی اطلاع بھیج دیں۔ جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا یا وی۔پی روکنے کی اطلاع نہ ملی۔ اُن کی خدمت میں یکم جون کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

"مینیجر"

لنڈن ۱۸ مئی۔ مارشل ٹموشنکو کی فوجیں خارکوف کے علاقہ میں ایک سو میل لمبے محاذ پر حملے کر رہی ہیں۔ جرمن یہاں ریزرو دستے بھی لے آئے ہیں۔ انہوں نے جوابی حملے کئے مگر وہ روسیوں کو پیچھے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ گو انکی پیشقدمی کو دھیما ضرور کر دیا ہے۔ اس محاذ پر روسی فوجوں نے پانچ روز کی جنگ میں تین سو بستیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ بارہ ہزار جرمن مارے گئے اور چار سو ٹینک برباد کر دئے گئے۔ ڈیڑھ سو جرمن ٹینک روسی صفوں کو چیر کر آگے نکل گئے تھے مگر انمیں سے نصف برباد کر دیئے گئے۔ کالینن کے محاذ پر جرمن حملہ کو پسپا کر دیا گیا۔ سمولنسک کے محاذ پر گوریلا سپاہیوں نے دو ہزار جرمن ہلاک کر دئے۔

دہلی ۱۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما میں برطانوی فوجوں کی نقل و حرکت بغیر مزاحمت کے جاری ہے۔ دشمن کے ساتھ کوئی تصادم نہیں ہوا۔ جاپانی فوجی دستے دریائے چندوین کے دونوں کناروں پر کالیوا کے قریب اتر آئے ہیں۔ یہ شہر آسام کی سرحد سے قریباً ۷۰ میل ہے۔ چند روز ہوئے یہاں ہماری فوجیں نکل آئی تھیں۔ رائل ایئر فورس نے برما میں جاپانی فوجوں پر حملے جاری رکھے۔ کالیوا پر بھی کامیاب بمباری کی گئی۔

کراچی ۱۸ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پولیس کے ایک موٹر دستہ نے ان حر ڈاکوؤں کو جا لیا جنہوں نے کراچی میل کو لوٹا تھا۔ ایک پل کے نزدیک مقابلہ ہوا اور دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ فریقین کے دو دو آدمی مارے گئے۔ چھ ڈاکو پکڑے گئے اور ان سے کافی مقدار میں لوٹ مار کا مال برآمد ہوا۔ باقی ڈاکو منتشر ہو کر جنگل میں بھاگ گئے۔ اس واقعہ سے ریلوے کو ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ سندھ کے علاقہ میں رات کو چلنے والی تمام گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں۔ اسکی وجہ سے تمام ریلوے ٹائم ٹیبل پر اثر پڑا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حملہ سے قبل ڈاکوؤں نے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل کاٹ دیا تھا۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۲۴ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے ہیں۔ حکومت سندھ اس صورت کا کامیابی سے مقابلہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ایڈمنسٹریٹر نے ایک بیان میں کہا کہ اب حکومت نکتہ چینی اور مخالفت کی پرواہ کئے بغیر سختی سے کام لیگی۔

ماسکو ۱۸ مئی۔ روس کے سرکاری اخبار پرودا کی اطلاع ہے کہ خارکوف کے محاذ پر جرمن پیراشوٹ بھی استعمال کر رہے ہیں۔ روسی رسالہ کے عقب میں انہوں نے پیراشوٹ اتارے۔ لیکن ان میں سے بعض کو زمین پر اترنے سے قبل ہی ہلاک کر دیا گیا۔

قاہرہ ۱۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لیبیا میں موسم کی خرابی کی وجہ سے کوئی بڑی لڑائی نہیں ہو رہی۔ بعض علاقوں میں معمولی معمولی جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں جن میں دشمن کو کافی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ چین کے صوبہ یونان میں چینیوں کی حالت پھر مضبوط ہو رہی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ہے۔ اور انہوں نے پاؤشان کی جانب بڑھنے والی جاپانی فوج کو پسپا کر دیا ہے۔ اور وہ اب برما روڈ کے رستے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ ریاستہائے شان میں تاحال لڑائی جاری ہے۔ جاپانی دریائے سالوین کو عبور کرنا چاہتے تھے مگر چینی فوج نے اسے ایسا نہ کرنے دیا۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کو پوری طرح شکست دینے کیلئے بحرالکاہل کا محاذ بہت اہم ہے۔ اگر یہاں مزید علاقے ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ تو ہمارا تمام کھیل بگڑ جائیگا۔ اگر آج ہم تھوڑا خرچ بھی کریں تو ہماری پوزیشن مضبوط ہو سکتی ہے۔

چنکنگ ۱۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں چی کیانگ کے دارالسلطنت کنسو سے پچاس میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بار بار حملے کرتی جا رہی ہیں۔ امریکن ہوابازوں نے یونن انڈوچائنا ریلوے لائن پر کامیاب حملہ کیا۔ گاڑیوں اور انجنوں پر بمباری کر کے انہیں شدید نقصان پہنچایا۔

دہلی ۱۸ مئی۔ برما کے ہندوستانی ایجنٹ بخیریت واپس آ گئے ہیں اور اب آپ آسام میں مقیم ہیں اور برما سے آنیوالے ہندوستانیوں کو مدد دے رہے ہیں۔

دہلی ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے تحریک خاکسار پر سے پابندیاں اٹھا دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔ صرف آخری فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس کے بعد علامہ مشرقی ہندو مسلم اتحاد کے لئے ملک کا دورہ کریں گے۔

دہلی ۱۸ مئی۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ کرنل جانسن کے واپس امریکہ جانیکا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ پر زور دیں کہ ہندوستان کا سیاسی تعطل دور کرانے کی کوشش کریں۔ کہا جاتا ہے کہ سر کرپس نے جس رنگ میں یہاں بات چیت کی امریکہ کی رائے عامہ اس سے مطمئن نہیں ہے۔

میڈرڈ ۱۸ مئی۔ سپین کی بحری۔ بری اور فضائی فوج کی ایک مشترکہ کمانڈ بنائی گئی ہے۔ جنرل فرانکو نے اسے منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لیبیا میں دو نئے جرمن جرنیل بھیجے گئے ہیں۔ اور انکے وہاں پہنچنے کے بعد بحیرہ روم میں محوری سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ جنوبی اٹلی یونان اور کریٹ سے جرمنوں کو جو امداد پہنچی جاتی تھی۔ وہ اب دو چند ہو گئی ہے۔ مالٹا کا ہوائی محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ اسکے مقابلہ میں برطانوی فوجیں بھی ہر صورت کا مقابلہ کرنیکے لئے تیار ہیں۔ اور انکی ہوائی پوزیشن بھی اب کافی مضبوط ہے۔ لیبیا کی جرمن اور اطالوی فوجوں کو اب بحری اور ہوائی دونوں رستوں سے زبردست کمک پہنچائی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ آسٹریلیا کے اتحادی ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ آج صبح نو جاپانی طیاروں نے پورٹ مورسبی پر بم گرانے کی کوشش کی۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا۔ ان میں سے تین تباہ کر دئے گئے اور دو کو نقصان پہنچا۔ دوسرے رقبوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ جرمنی کے مشہور کروزر پرنس یوجین پر برطانوی طیاروں نے سخت حملہ کیا اور تارپیڈو پھینکے جبکہ کل وہ ناروے کے ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب کیطرف آ رہا تھا۔ اسکی حفاظت کیلئے اسکے ساتھ چار تباہ کن جہاز اور طیاروں کا ایک دستہ بھی تھا۔ فضا میں سخت لڑائی ہوئی۔ دشمن کے پانچ اور ہمارے نو طیارے ضائع ہو گئے۔ مگر کئی تارپیڈو اس کروزر پر عین نشانہ پر بیٹھے۔ ابھی نتیجہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

برن ۱۸ مئی۔ چیکوسلواکیہ اور ہنگری میں نازیوں کے خلاف جذبات روز بروز شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بعض لوگوں نے پراگ میں ایک فوجی گاڑی لوٹ لی۔ اور پٹرول کے ذخائر تباہ کر دئے۔ نازی اخبارات مجرموں کا سراغ لگانے والوں کے لئے بڑے بڑے انعامات کے اعلان کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ ایک تازہ بیان میں کہا گیا ہے کہ یورپ کے جن ملکوں پر جرمنی نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کی ۳½ لاکھ فوج اسوقت مختلف محاذوں پر اتحادی فوجوں کے دوش بدوش لڑ رہی ہے اور ایک لاکھ دوسرے لوگ اسلحہ ساز کارخانوں اور دیگر اداروں میں کام کر رہے ہیں۔ ۳½ لاکھ میں سے پونے دو لاکھ فوج پولینڈ کی ہے۔ ۷۵ ہزار فرانسیسی ہے اور باقی دوسرے ملکوں کی۔ برطانیہ میں اسوقت ۲۳ ہزار بلجین نوجوان ہیں جنہیں بحری اور ہوائی تربیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ روسی محاذ کے متعلق وشی سے اعلان کیا گیا ہے کہ کریمیا میں کرچ شہر کے آس پاس لڑائی جاری ہے۔ روسی سپاہیوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ دشمن کو پریشان کر رہے ہیں۔ یہاں یہ سمجھا جاتا ہے کہ کرچ شہر پر اب واقعی جرمنوں کا قبضہ ہے۔ مگر سارے جزیرہ نما پر ابھی انکا تسلط نہیں ہوا۔

سان فرانسسکو ۱۸ مئی۔ قریباً ۸۵ ہزار جاپانیوں کو جنوبی کیلیفورنیا مغربی اوریگن اور مغربی واشنگٹن کے فوجی رقبہ سے نکالا دیا گیا ہے یا ۲۲ مئی تک نکالدیا جائیگا۔ اسکے لئے ایک خاص محکمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ لاس اینجلز کے سوا تمام ساحلی علاقے جاپانیوں سے خالی کرا دئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ ڈاکٹر مارٹن حبشہ کے وزیر اعظم مقرر ہو کر وہاں پہنچ چکے ہیں۔ جنگ سے قبل آپ لنڈن میں حبشہ کے سفیر تھے اور پھر ہندوستان آ گئے تھے۔

دہلی ۱۹ مئی۔ آج ہوائی محکمہ کیطرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اکیاب کی بندرگاہ پر ایک اور حملہ کیا۔ اور ایک دریا میں جمع شدہ جاپانی کشتیوں پر بھی بم برسائے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ مغربی برما کی فوجوں کے کمانڈر جنرل الیگزینڈر کی نائب وزیر اعظم نے بہت تعریف کی کہ انکی کوشش سے انگریزی فوجیں دشمن کے گھیرے سے بچ نکلیں۔ لڑائی محض اسی لئے لڑی جا رہی تھی۔

دہلی ۱۹ مئی۔ آج چنکنگ میں ایک چینی افسر نے کہا کہ جاپانیوں کو برما میں بہت کمک پہنچ رہی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ چین پر بہت بڑا حملہ کرنیوالے ہیں۔ اسوقت چین کو ہر قسم کی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ خاص کر ہوائی جہازوں کی۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ خارکوف کے ایک مورچہ میں روسی فوجیں گھس گئی ہیں اور دشمن کی بکتر بند فوج کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اس ناکامی سے جرمنوں نے آگے بڑھنے کی جو تجویزیں سوچی ہوئی تھیں وہ خاک میں مل گئیں۔ روسی فوجوں نے خارکوف پر نصف دائرہ کی شکل میں حملہ کر رکھا ہے اور اس دائرہ کو تنگ کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ ماسکو کی خبر ہے کہ مارشل ٹموشنکو کے حملہ کا سارے محاذ پر زور بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ امریکہ غوطہ خور کشتیوں کا بہت بڑا بیڑہ تیار کر رہا ہے۔ ایک افسر نے کہا۔ ساری مچھلیوں کے نام ختم ہو جائیں گے جن کے نام پر غوطہ خور کشتیوں کے نام رکھے جا رہے ہیں۔ مگر غوطہ خور کشتیاں ختم نہ ہوں گی۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ پیرس میں ایک ایسا ریڈیو سٹیشن تباہ کر دیا گیا ہے جسے جرمنی فرانس میں اپنے پروپیگنڈا کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ خیال ہے کہ یہ بھی فرانسیسی

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)